آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

نمبر ۲۵ | قادیان دارالامان ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۳ مطابق ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

یکم جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدسؑ نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

مسئلہ ایک لڑکی کے دو بھائی تھے اور ایک والدہ۔ ایک بھائی اور والدہ ایک لڑکے کے ساتھ اس لڑکی کے نکاح کے لیے راضی تھے مگر ایک بھائی مخالف تھا وہ اور جگہ رشتہ پسند کرتا تھا اور لڑکی بھی بالغ تھی اس کی نسبت مسئلہ دریافت کیا گیا۔ کہ اس لڑکی کا نکاح کہان کیا جاوے۔ حضرت اقدس نے دریافت کیا کہ وہ لڑکی کس بھائی کی رائے سے اتفاق کرتی ہے جواب دیا گیا کہ اپنے اس بھائی کے ساتھ جسکے ساتھ والدہ بھی متفق ہے فرمایا کہ پھر وہان ہی اسکا رشتہ ہو جہان لڑکی اور اسکا بھائی دونون متفق ہین +

پھر نکاحون پر ذکر چل پڑا کہ آنحضرت صلعم نے اپنی لڑکیون کے رشتے ابولہب سے کر دیئے تھے حالانکہ وہ مشرک تھا مگر اس وقت تک نکاح کے متعلق وحی کا نزول نہ ہوا تھا چونکہ پیغمبر خدا صلعم پر توحید غالب تھی اس لیے دخل نہ دیتے تھے اور قومیت کے لحاظ سے بعض امور کو سر انجام دیتے اس لئے ابولہب کو لڑکی دیدی تھی +

رسول عالم الغیب ہوتا ہے کہ نہین اسپر فرمایا کہ اگر آنحضرت صلعم کو علم غیب ہوتا تو آپ زینبؓ کا نکاح زید سے نہ کرتے کیونکہ بعد کو جدائی نہ ہوتی اور اسی طرح ابولہب سے بھی رشتہ نہ کرتے +

عطائے الٰہی

مین ایک مرد ہون کہ خدا میرے ساتھ گفتگو کرتا ہے اور اپنے خاص خزانہ سے مجھے تعلیم دیتا ہے اور اپنے ادب سے میری تادیب فرماتا ہے وہ اپنی مجھ پر وحی بھیجتا ہے مین اس کی وحی کی پیروی کرتا ہون ایسی صورت مین مجھے کونسی ایسی ضرورت ہے کہ مین اس کی راہ کو ترک کرکے دوسری متفرق راہین اختیار کرون جو کچھ آج تک مین نے کہا ہے اسی کے امر سے کہا ہے اپنی طرف سے کچھ بھی نہین ملایا۔ اور نہ اپنے خدا پر مین نے کوئی افترا باندھا ہے مفتری کا انجام ہلاکت ہے پس اس کاروبار پر تعجب کرنیکا کونسا مقام ہے اس قادر مطلق خدا کے کاروبار پر تعجب نہ کرو کیونکہ اس نے تو زمین و آسمان کو پیدا کیا وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے اور کسی کو مجال نہین کہ اس سے پوچھے کہ یہ کیا کیا میرے پاس خدا تعالےٰ کی بہت سی شہادتین ہین اس نے میرے لئے بڑے بڑے نشان دکھلائے ہین۔ اور اس کی وحی کردہ غیبی خبرون مین جو اس نے مجھے دین۔ ایسے ایسے راز ہین کہ انسان کی عقل کو ان تک رسائی نہین ہے پس اس لئے چاہیئے کہ طاعون کے بارے مین ہمارے ساتھ جھگڑا نہ کرین اور اس شخص کی طرح نہ ہو دین جس کے دل کو خدا نے غافل کر دیا اور اس نے اپنے اسباب کو اپنا خدا قرار دے لیا (کیا ان کو اس بات کی خبر نہین ہے۔)

اسباب پرستی کا رد

کہ ہر ایک سبب کا انتہا آخرکار ہمارے خدا تک ہی ہے اور تھوڑی دور تک چلکر اسباب کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور صرف امر خالص کا مرتبہ رہ جاتا ہے کہ جسے کسی طرح ہم سبب کیطرف منسوب نہین کر سکتے اور صرف خدا تعالےٰ کی ذات ہی باقی رہ جاتی ہے اور اسباب بالکل منقطع ہو جاتا ہے۔ اسباب تو صرف چند قدمون تک ساتھ دیتا ہے اسکے بعد خدا تعالےٰ کی غیر مدرک۔ اور غیر مرئی خالص قدرت ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا پوشیدہ خزانہ ہے کہ جس کی حد اور انتہا ہی نہین ہے اور ایسا دریا ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہین ہے اور ایک ایسا دشت ہے کہ جو طے ہونے مین نہین آتا یہ کہنا کہ قدرت خالص اللہ تعالےٰ کی بیکار ہو جاتی ہے۔ اور صرف اسباب رہ جاتے ہین بڑی بے انصافی ہے کیا تم کو اس بات کا علم نہین ہے کہ خدا نے آدمؑ اور عیسےٰؑ کو کیسے پیدا کیا تھا

اور موسےؑ کے لئے کس طرح دریا کو شگاف کیا کہ جس سے موسےؑ تو دریا سے سلامت گذر گئے اور فرعون غرق ہوگیا - اب تم ہی جواب دو کہ وہ کونسی کشتی تھی جس پر بیٹھکر موسےؑ دریا سے گذرے - خدا تعالے نے اس قصہ کو قرآن کریم مین بیفائدہ نہین ذکر کیا ہے بلکہ اس مین بڑے بڑے معارف اور حقایق ہین تاکہ تم کو اس بات کا علم ہو کہ اس پاکذات اللہ تعالے کی قدرت اسباب مین مقید نہین ہے اور تمہارے ایمان ترقی کرین آنکھین کھلین اور شکوک وشبہات رفع ہون اور تمکو یہ شناخت حاصل ہو کہ تمہارا خدا البیا قادر خدا ہے کہ اسپر کسی قسم کا کوئی دروازہ مسدود نہین ہے اس کی قدرتون کی کوئی انتہا نہین ہے جو شخص اس کی وسعت قدرت سے منکر ہو کر اسباب کے احاطہ مین اسے مقید کرتا ہے تو سمجھو کہ صدق کے مقام سے وہ گر پڑا - پس اگر کوئی شخص حکم خداوندی سے اسباب کو ترک کرتا ہے تم اسے برا مت کہو اور خدا تعالے کے قانون کو ایک تنگ وتاریک دائرہ مین محدود مت کرو +

قرآن کے ہوتے کسی اور کتاب کی ضرورت

۲۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء کو ایک صاحب نے حضرت حکیم الامت حکیم نور الدین صاحب پر چند ایک سوال کئے تھے چونکہ وہ سوال اور ان کے جواب ہر ایک دیندار کے لئے .... زیادتی ایمان کا موجب ہین - اس لئے ہم ان کو درج کرتے ہین +

سوال - اگر قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہ مانی جاوے تو کیا قباحت لازم آتی ہے اور اصول دین کی کونسی ضرورت باقی ہے +

جواب - اگر انسان مین ضد نہ ہو اور غور وفکر کرے تو قرآن کافی کتاب ہے - قرآن نور ہے - ہدایت ہے رحمت ہے شفا ہے اور ہر ایک قسم کے اختلاف مٹانے کے واسطے آیا ہے - **اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم ان فی ذالک لرحمۃ وذکرے لقوم یومنون** +

اور یہی راہ ایمان کی ہے - مگر سوال کے یہ معنے کہ اب دین کے واسطے ہمین کسی اور کتاب کی ضرورت نہین ہے یہ ایک نفس کا دھوکا ہے انسان کے منہ سے بعض وقت ایسا لفظ نکلتا ہے جو خود ہی اسکے لئے مشکلات کا موجب ہوتا ہے + قرآن کریم فرماتا ہے کہ مین عربی زبان مین ہون - تو اب عربی زبان کے سمجھنے کے واسطے دوسری کتاب کی ضرورت پڑی ورنہ کوئی بتلاوے کہ بسم اللہ - رحمن رحیم - اب ان سب کے معنے قرآن شریف مین کہان لکھے ہین آخر جواب یہ ہوگا کہ عربی سمجھنے کے واسطے اور کتاب کی ضرورت ہے تو پھر نتیجہ یہ نکلا کہ قرآن کافی نہ رہا - اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سائل نے غور اور فکر ہرگز نہین کی اور جس دعوے کو خود ثابت نہین کر سکتا اسے دوسرے کے آگے پیش کیا جاتا ہے +

اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف تو اپنی ذات مین کافی ہے مگر یہ ہماری اپنی کمزوری ہے کہ سوائے عربی زباندانی کے ہم دینی ضرورت کو انجام نہین دے سکتے شاید اسپر یہ سوال ہو کہ اس جواب کا تعلق عجم سے ہے عرب لوگون کو یہ ضرورت نہین ہے تو یہ بھی غلط ہے خود مکہ اور مدینہ مین اب وہ بولی نہین ہے جو کہ قرآن شریف کی زبان ہے - انجام کار یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ خاص قرآن کی بولی جاننے کے واسطے ایک اور کتاب کی ضرورت پڑی +

اب یہ اعتراض رہا کہ جسکو قرآن کے معانی بدون کسی کتاب کے آتے ہین اسے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہین ہے ہم کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم کی ذات پاک ایسی تھی کہ انکو قرآن کے فہم کے واسطے تو کسی کتاب کی ضرورت نہ تھی مگر تاہم قرآن کو کلام الہی اور جو کچھ قرآن کریم پیش کرتا ہے اس کی تصدیق کے واسطے پھر بھی اور کتاب کی تو ضرورت تھی اور خود قرآن بتلاتا ہے کہ اور کتاب کی ضرورت ہے **فاتوا بالتورٰیۃ فاتلوہا ان کنتم صٰدقین** - آنحضرت صلعم کو اپنی صداقت ثابت کرنے کے واسطے قرآن مین فرماتا ہے کہ ایک اور کتاب مین دیکھو - پھر لکھا ہے **مکتوبًا عندہم فی التورٰیۃ والانجیل** گویا دو کتابون کی ضرورت پڑی - اس تقریب سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آنحضرت صلعم کو بھی پیشگوئیون وغیرہ اور اپنے دعاوی اور نیز قرآن کی تصدیق کے واسطے دوسری کتابون کی ضرورت پڑتی رہی اور ادھر ہم کو بھی پڑی کیونکہ ہماری زبان عربی نہین ہے +

اس لئے خوب یاد رکھو کہ قرآن تو اپنی ذات مین ایک کامل کتاب ہے مگر اس کے کمال کو جاننے کے لئے ہم اور کتابون کے محتاج ہین - کبھی لغت کے کبھی دوسرے علوم کی کتب کے

اگر کہو کہ اصول دین کو اس سے کیا تعلق ہے - تو ہم کہتے ہین قرآن شریف کی تصدیق کرنی بھی تو اصول دین ہے - کامل ذات خود کسی کی محتاج نہین ہوا کرتی مگر دوسرے اسکو کامل جاننے کے واسطے محتاج ہوتے ہین - دیکھو خدا اپنی ذات مین کامل ہے اور اس کو دلائل کی ضرورت نہین مگر چونکہ ہم دلائل کے محتاج ہین اسلئے مصنوعات وغیرہ کے دلائل ہمکو دینے پڑے +

سوال - محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ مانکر کیا انسان مسلمان ہو سکتا ہے یا نہین +

جواب - آنحضرت صلعم کے نہ ماننے مین وہ تمام انبیاء اور امتین بھی داخل ہین جو کہ آپ کی بعثت سے بیشتر گذر چکی ہین - مثلاً آدم نے آنحضرت صلعم کو کب ویسے مانا ہے جیسے کہ ہم مان رہے ہین مگر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اگر آدم کو ماننے کی ضرورت پیش نہ آئی تو ہم بھی نہ مانین غلط ہے - دیکھو آدم نے تو آپ کو نہ مانا مگر وہ مسلمان تھا - اور اُدھر ابوجہل نے نہ مانا تو وہ کافر ہوا - کیا اب دونو کا نہ ماننا ایک جیسا ہے - اصل مین اسلام نام ہے فرمانبرداری کا کہ جب فرمان نازل ہو اسے اسی وقت مانے سکھون کے وقت جب گورنمنٹ انگلشیہ آئی تو اسوقت یہ قوانین نہ تھے جو کہ اب ہین مگر اسوقت جس قسم کے قوانین تھے انکو اسوقت کے ماننے والے فرمانبردار کہلاتے تھے اور انکے منکر باغی - پھر اسکے بعد جب قانون کی صورت بدلی تو پھر اس تبدیل شدہ صورت کو ماننے والے فرمانبردار ہوئے اور دوسرے باغی - اسی طرح اب جو قانون ہے یہ اور ہی ہے اب اسی کو ماننے والے فرمانبردار کہلاتے ہین غرضیکہ جب فرمان کے وقت نافرمانی کیجاوے تو پھر اسلام کا مفہوم نہین رہتا قرآن بھی یہی کہتا ہے **وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم - ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون** - یہان بھی ان خلفائے کے منکرون پر لفظ کفر کا ہی آیا ہے کیونکہ وہ تو حکم الہی ہے جس رنگ مین ہو جو اس سے نافرمانی کرے گا وہ نافرمان ہوگا - مین اس چھت کے نیچے بیٹھا ہون اگر مجھکو اللہ تعالے ابھی حکم دے کہ اٹھ جاؤ اور مین نہ اٹھون تو مین نافرمان ہونگا اگر یہ چھت گرے اور مین مر جاؤن تو اس نافرمانی کی سزا ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو کیا مین تو کہتا ہون کہ خدا کے کسی ایک حکم اور آپکے جانشینون کی کسی ایک نافرمانی سے انسان کافر ہو جاتا ہے +

سوال - الہامات مین اختلاف ہوتا ہے کہ نہین -

جواب - الہامات مین اختلاف نہین ہوتا - ہان بعض مشکلات ہوتی ہین لوگ ان کے فہم مین غلطی کرتے ہین - قرآن مین بھی لوگون نے اختلاف مانا ہے اور سخت غلطی کھائی ہے جب ہی تو ناسخ منسوخ مان بیٹھے - اصل بات یہ ہے کہ فہم انسان مین اختلاف ہوتا ہے - نفس الہام مین اختلاف نہین ہوتا +

اوپر مین نے چھت کی مثال دی ہے کہ خدا حکم دیوے کہ اٹھ جاؤ یہ چھت گرنے والی ہے مگر میری دعا اور تضرع سے اگر خدا اسے نہ گرنے دیوے اور پھر حکم دیوے کہ اب نہ اٹھو اور نہ نکلو تو کیا اسے اختلاف فی الاحکام کہو گے ہرگز نہین - تو بات یہی ہے کہ الہامات مین اختلاف نہین ہوا کرتا +

سوال - کیا قرآن کے سوا اور کچھ نماز مین پڑھنا جائز ہے +

جواب - ہان قرآن مین کوئی ممانعت نہین کہ اور کچھ نہ پڑھا جاوے اگر کہو کہ **فاقرؤا ما تیسر من القرآن** تو اسپر عملدرآمد کون کرسکتا ہے پھر تو ایک حافظ جسقدر قرآن جانتا ہے سب پڑھے +

سوال - کیا قرآن **تبیانًا لکل شیٔ** ہے کہ نہین +

جواب کل شئے کسے کہتے ہین - اب اس لفظ کو قرآن مین ہی دیکھو - بلقیس کے حق مین بھی لکھا ہے **اوتیت من کل شیٔ** - اب اگر کل شئی اسقدر وسیع کروگے تو سوال ہوگا - کیا آج کل کے انجن - ریل - اور کتابین وغیرہ یہ کل اسکے پاس تھین اور اس طرح سے تو خود سلیمان ؑ اور اسکا لشکر بھی اسی کے تابع ہونا چاہیئے تھا کیونکہ کل شیٔ سے کوئی شے باہر جو نہ رہتی ہوگی پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہمنے ذوالقرنین کو بھی کل شئے دی **وآتیناہ من کل شیٔ سببًا** - وہی اعتراض اسپر ہے اور ہم یہ بھی نہین کہتے کہ کل شیٔ سے مراد تھوڑی ہی چیز ہوتی ہے ورنہ پھر خلق کل شیٔ کہان جاوے گا - ہان یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ لفظ کل کا اسقدر وسیع نہین ہے جیسے کہ بیان کیا گیا ہے - جیسے کہ خدا کی ذات پر بھی جب یہ لفظ آیا ہے تو اسکے معنے وسیع نہین ہوتے ورنہ خلق کل شیٔ مین خود خدا بھی مخلوق مین آجاتا کیونکہ وہ بھی ایک شئے ہے - غرضیکہ اگر قرآن شریف مین اس جگہ کل شیٔ کا مطلب یہ ہے کہ سب کچھ اس مین ہوتا تو چاہیئے تھا کہ انجن - ریل - جہاز - ٹیلیگراف - فونوگراف وغیرہ ہر ایک قسم کا علم مفصل اس مین ہوتا اور مغربی علوم مین سے کسی کی تحصیل کیواسطے یورپ والون کی ضرورت نہ پڑتی +

اگر کہو کہ دین کی تفصیل پوری دی تو بھی نہین - کیونکہ خلفائے راشدین تک کی فہرست قرآن مین موجود نہین ہے ورنہ یہ سب جھگڑے ہی کیون ہوتے اور مطلق فہرست بھی کافی نہ ہوتی کیونکہ پھر تو ہر ایک شخص اپنے لڑکے کا نام ابوبکر ہی رکھ لیتا اور کہتا کہ یہی ہے جس نے خلیفہ ہونا ہے +

کسر صلیب

ذیل مین ہم مدراس کے ایک انگریزی عیسائی پرچہ بنام کرسچن پیٹریٹ مورخہ ۳۰ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء سے ایک مضمون کا ماحصل درج کرتے ہین جس سے معلوم ہوگا کہ اب عیسائی مذہب کے اعلےٰ ارکین یعنے ان کے بڑے بڑے پادری اور بشپون وغیرہ کی رائے بائیبل کی نسبت کسقدر بدل گئی ہے اور ان لوگون کو خود شرم آتی ہے کہ وہ بائیبل کو ایک الہی کتاب اور کامل کتاب کی حیثیت سے پیش کرسکین +

یہ تمام باتین حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کے نفوس طیبات کے اثار ہین اور جن ملائکہ کا نزول آپکے ساتھ ہوا ہے یہ ان کے کارنامے ہین کہ دلون اور دماغون کے طبقات کو پلٹ دیا ہے اور اسلامی اصول اور تعلیم کی قبولیت کے لئے ان کے دل اور دماغ کو تیار کیا جارہا ہے کاش کہ وہ لوگ جو یہ سوال کیا کرتے ہین کہ مرزا صاحب نے کیا کام کیا وہ اسپر نظر انصاف سے غور کرین اور بتلاوین کہ ان تمام کارروائیون اور اہل یورپ اور امریکہ کے تبدل خیالات سے فائدہ اٹھانیوالی احمدی جماعت ہے - یا ان کے مکفر اور مکذب +

اخبار مذکور لکھتا ہے کہ بمبئی کے بشپ نے مہابلیشور مین بائیبل پر بہت سے لیکچر دئے ہین اور ان تمام لیکچرون مین بائیبل کے الہامی ہونے پر گفتگو ہوتی رہی ہے - آخری لیکچر مین بشپ صاحب نے یہ فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ اس بات پر غور کیا جاوے کہ جب ہم یہ کہتے ہین کہ بائیبل الہامی ہے تو اس سے ہماری کیا مراد ہوتی ہے اور بائیبل کی غلط اور صحیح تفسیرون مین امتیاز کی جاوے +

ڈاکٹر مکار تھر نے ڈین برگن . . . کی تعریف کو بائیبل کے حق مین اس طرح نقل کیا ہے کہ سوا اسکے نہین کہ بائیبل اس ہستی کی آواز ہے جو کہ تختیون پر جلوہ گر ہوئی ہے اس کی ہر ایک کتاب اور اسکا ہر ایک باب اس کی ہر ایک آیت اس کے ہر ایک حصہ لفظ اور اسکا ہر ایک حرف براہ راست اس ہستی کی کلام ہے جو کہ سب سے اعلےٰ اور ہر ایک عیب سے مبرا ہے - مگر ایسے خیال پر بشپ صاحب نے یہ رائے ظاہر کی کہ اس قسم کی باتون نے بہت نقصان پہونچایا ہے اور الہام کے ماتحت رکھکر جن غلط خیالات کا بائیبل کی نسبت دعوے کیا گیا ہے اس خطرناک حملے اسپر ہوتے ہین - ان تفسیرون سے چرچ کی حقیقت ظاہر نہین ہوتی اور نہ ان کو کسی اعتقاد یا اقرار یا مستند تعلیمون مین جمع کیا گیا ہے پھر عیسویت کے عالمون اور فاضلون نے اپنے خیالات انکے برخلاف ظاہر فرمائے ہین + (ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ ڈاکٹر مکار تھر نے جو حسن عقیدت بائیبل سے ظاہر کی تھی بشپ صاحب نے اس کی سخت مخالفت کی ہے) اسکے بعد بشپ صاحب نے فرمایا کہ جب یہ حالت ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ نوشتون پر لفظ الہام کن معنون مین اطلاق پاتا ہے +

(الف) اسکے معنے یہ نہین ہوسکتے کہ جیسے ملٹن پیراڈائز لاسٹ یا ٹینن یلگرمس پراگریس کا مصنف گذرا ہے ایسے ہی خدا تعالےٰ بائیبل کا مصنف ہے - ہر ایک پر یہ امر ظاہر ہے کہ اس کی عبارت مین کوئی اتحاد نہین ہے (یعنے جابجا اختلاف ہے) اور مصنفون کے اختلافات سے جو خصوصیت اور اختلاف عبارتون مین ہوا کرتا ہے وہ اس مین موجود ہے +

(ب) اسکے یہ معنے بھی نہین ہین کہ بائیبل کے مصنفون کو خدا نے ان غلطیون سے بچا یا ہوا تھا جو کہ دنیاوی مضامین مین واقع ہوا کرتی ہین کیونکہ ہم جانتے ہین کہ **بائیبل مین غلطیان ہین** +

(ج) اس کے یہ معنے بھی نہین ہین کہ اخلاقی اور روحانی تعلیم ہمیشہ کامل ہے کیونکہ ہم جانتے ہین کہ اخلاقی حالتین آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہین اور خود مسیح کے حواری بھی اس کی تعلیم کو اپنی زندگی مین نہ سمجھ سکے +

(د) اسکے یہ معنے بھی نہین ہین کہ بائیبل مین خود خدا نے املا کروائی تو اب الہام کے کیا معنے ہوئے ہم یقینًا کہہ سکتے ہین کہ الہام سے مراد ان خاص طاقتون کا عطا کرنا ہے یا کم از کم طبعی قوے کو ایک خاص تیزی عطا کرتی ہے تاکہ خدا کا دنیا مین شناخت کیا جانے کا منشا پورا ہوجاوے اور بائیبل کے الہامی ہونے سے دوسری مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ بائیبل مین کچھ ایسی چیز ضرور ہے جو کہ خصوصیت سے انسانی روح کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ایک آخری معنی ہم یہ بھی سمجھتے ہین کہ بائیبل خدا کے وجود پر ایک صاف اور متواتر گواہی ہے -

غرضیکہ یہ خیالات ہین جو کہ عیسائی مذہب کے ایک بڑے رکن یعنی بشپ صاحب نے بائیبل کے بارہ مین اظہار کئے ہین - آخری دو دلائل تو ایسے ہین کہ جنکو ہر ایک مذہب اپنے پر چسپان کرسکتا ہے اور اس مین کوئی خصوصیت بائیبل کی نہین ہے +

مراسلات

مذہب شیعہ مین نے کیون چھوڑا

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہو کہ کمترین کی طبیعت قدیم سے سوچ بچار والی اور فوراً حق کو قبول کر لینے والی ہے۔ چنانچہ مذہب شیعہ کیطرف مائل نہ ہونے کی بھی یہی وجہ تھی۔ اچھی طرح سوچا گیا تو سمجھ مین آیا کہ بہتر تہتر فرقہ صرف مختلف راویون اور روایتون کے سبب سے ہوگئی ہین۔ اگر حدیث انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی ان تمسکتم لن تضلوا من بعدی۔ پر عملدرآمد کیا جاوے تو سارا اختلاف دور ہو جاوے گا۔ مگر مدتون رہ کر بنظر غور دیکھا تو بہت سے نقص نظر آنے پر علیحدگی اختیار کی گئی +

(۱) تقیہ اور نفاق مین باوجود بہت سی سردردی اور دماغ سوزی کے کوئی ما بہ الامتیاز نہ ملا پر نہ ملا۔

(۲) متعہ اور نیوگ مین کچھ تھوڑا ہی سا فرق ہو۔ کیونکہ متعہ تو کسی کی منکوحہ عورت سے جائز نہین ہے اور نیوگ منکوحہ عورت سے جائز ہے +

(۳) حضرت امام حسینؑ کی تعزیہ داری اور ماتم مین تو صریح شرک اور بدعت نظر آیا۔ سارے قرآن مین کسی شخص کی مصیبت پر پروردگار عالم رونے پیٹنے کا حکم صادر نہین فرماتے کیونکہ اس مین تکلیف مالایطاق بھی ہے۔ سال کے ۳۶۰ یا ۳۶۵ تو دن ہوتے ہین اور اللہ تعالےٰ کے لاکھون لاکھ پیارے نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالح۔ مصائب و شدائد مین گرفتار ہو چکے ہین اگر تعزیت فرض ہوتی تو دن بھر مین منٹ منٹ دو دو منٹ بھی حصے نہ آتے اور سوائے صف ماتم کے بچھانے اور اٹھانے کے کوئی عبادت مفروضہ ہرگز ہرگز نہ ہو سکتی۔ حالانکہ **ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون**۔ انسان بہت سی ذمہ واریون کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ۔ **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** کے برخلاف چلنے کے سبب یہ ساری باتین پیدا ہوگئی ہین۔ ہائے افسوس۔ **ماکان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ ان یذکر وا فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا** کو سن کر مساجد اللہ کو غیر آباد اور بے رونق کر کے امام باڑہ وغیرہ کو آراستہ پیراستہ کر کے مجالس منعقد کرنا۔ کتنی بڑی دلیری اور جرائت ہے پانچ وقت کی مفروضہ اور مستند اور باقاعدہ مجلس سے جو مسجد جیسی پاک اور قابل قدر اور قدیمی معزز و محترم اسلامی کمیٹی گھر مین اللہ تعالےٰ کے حکم سے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل اور نمونہ کے مطابق منعقد ہو۔ علیحدگی اختیار کر کے کبھی نجات کی امید ہو سکتی ہے ہرگز نہین۔ اہا شرک تو اس حالت مین ہوتا کہ جتنے گھنٹے سینہ کوبی کے ساتھ زور و شور سے ہائے حسین ہائے حسین کا ورد کیا گیا ہے اتنا ہی عرصہ اسی انداز سے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وغیرہ وغیرہ تسبیح و تہلیل بھی کیجاتی۔ تکلیف حبیب اللہ تعالےٰ کا تو نام ہی نہین لیا جاتا صرف ہائے حسین ہائے حسین پر اکتفا کیا جاتا ہے یہ تو شرک سے بھی کچھ بڑھکر کہنا چاہئے میری سمجھ مین تو شیعہ نے عیسائیون کی طرح حضرت امام حسین کو خداوند مسیح کی مانند کفارہ گناہان سمجھ لیا ہے۔ بعض لوگ ان کی رقت اور رونے کو دیکھکر دھوکے مین آ جاتے ہین ان کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ رقت اور رونا برمحل مقبول ہے بذاتہ رونا اور رقت کوئی شے نہین اللہ تعالےٰ نے بے صبری اور جزع فزع سے بار بار منع فرمایا ہے اپنے گناہون کو یاد کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور پانچوقت رونا مسنون طریقہ ہے اسکو چھوڑ کر موسمی اور بہاری وقت کا انتظام کرنا گویا اللہ تعالےٰ اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو سکھلانا اور سمجھانا ہے۔ اگر اقتضائے بشریت سے کسی کی مصیبت کو دیکھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑین تو بحکم لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ شائد معافی کے ذیل مین رکھا جاوے۔ بھلا جب ایک مصیبت زدہ اپنے مصائب اور تکالیف سے نکلکر **عند ربہم یرزقون فرحین بما آتٰہم اللہ** بھی ہو چکا ہو اور تیرہ چودہ سو برس بھی گذر چکے ہون اب سوائے غیر اقوام کے ہنسانے اور دل لگی کا موقع دینے کے میری سمجھ مین تو واللہ باللہ کچھ آتا نہین۔ کہ کس طرح ثواب کا موجب ہو سکتا ہے **کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی** اور **العاقبۃ للمتقین** کے بموجب تو ہمیشہ اور کلیہ قاعدہ کے طور پر قیل و قال ہونی چاہئے تاکہ اسلام کا رعب بڑھے اور راستی ظاہر ہو برخلاف اسکے شیعہ رو رو کر اور فریاد فریاد کر کے آہ و زاری سے غیر قومون کے سامنے ثابت کرتے ہین کہ مومن متقی سے کچھ بھی بن نہین آتا واہ واہ سبحان اللہ۔ جزاک اللہ مرحبا +

(گلاب الدین رہتاسی)

مخدوم و مکرم ایڈیٹر صاحب اخبار البدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ +

کرزن گزٹ مین دو مراسلات حضرت حجت اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت مین شائع ہوئے تھے ان کی تردید ضروری تھی سو مین نے چند سطور جو حسب ذیل ہین لکھی ہین امید ہے کہ آپکا ہمدرد قوم جریدہ انکو بہت جلد اپنے اندر جگہ دیکر مشکور فرمائیگا +

کبھی رکتے نہین ہرگز خدا کے کام بندون سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے۔

کرزن گزٹ ۸ جون سنہ ۱۹۰۳ء مین دو مراسلات اول گل حسن صاحب ساکن لالہ موسے دوم عبدالعبد خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر ضلع پشاور کے نام سے شائع ہوئے ہین جن مین لایق نامہ نگاران نے نہایت ہی جوش و خروش سے مولینا مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر اخبار مذکور کو تحریک کی ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ بحث کرے اور جس طرح پر انہون نے سر سید احمد خانصاحب مرحوم کی تردید کے لئے اپنے اخبار کا ایک صفحہ وقف کیا ہوا ہے اسی طرح پر میرزا صاحب موصوف کی تردید کے لئے ایک کالم کھولکر اپنے ہمدرد قوم جریدہ کے صفحات کو سیاہ کرے +

مین نہایت ہی درد بھرے دل سے ان نامہ نگاران کی حالت پر افسوس کرتا ہون کہ کیون وہ فاضل ایڈیٹر کو ایک مامور من اللہ کی مخالفت کے لئے تحریک کر رہے ہین۔ بیچارے نامہ نگارون کو معلوم نہین ہے کہ حضرت اقدس کے آغاز دعوئے مسیحیت و مہدویت سے لیکر اسوقت تک جن جن لوگون نے مخالفت کی ان کے انجام کیا ہوئے؟ اور انہون نے خدا کے اس برگزیدہ کی مخالفت اور نیست و نابود کرنے کی جو لا حاصل کوششین کین انکا پاک روحون پر کیا اثر پڑا؟ کیا اس الہی سلسلہ کے خارق عادت ترقی مین کوئی نقص یا کمی پیدا ہوئی؟ اور کیا باوجود مخالفین کی ہمہ تن کوششون اور حیلون کے انصاف پسند دل اور پاک روحین خدا کے اس صادق کی تصدیق سے باز رہین؟ مذکورہ بالا واقعات حقہ کی تصدیق ہمارے مخالفین کی زبان اور قلم سے بے اختیار ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اول الذکر نامہ نگار اپنے مراسلہ مین اقرار کر چکے ہین کہ میرزا صاحب کے مرید طاعون کی طرح پھیلتے جاتے ہین سو اس اقرار کی بنا پر ہم نامہ نگار صاحب سے دریافت کرتے ہین کہ جب اسقدر عرصہ مین باوجود تقریباً تمام پنجاب کے دنیا دار مولویون عیسائی مشنریون اور دیگر مذاہب کے لیڈرون کی جان توڑ کوششون کے جو اس الہی سلسلہ کی ترقی روکنے اور خدا کے مامور کو نیست و نابود کرنے کے لئے تھین۔ بیکار گئین۔ تو اب کوئی نیا مخالف اس قسم کی کوئی کارروائی کر کے کیا حاصل کرے گا۔؟ اور دنیا کو کونسا فائدہ پہونچائیگا۔؟

آگے چلکر اول الذکر نامہ نگار تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ پڑھی ہو جس میں کہ نبی آخرالزمان ہونیکا دعوے معہ الہامات درج ہے ہم اپنے ناواقف نامہ نگار کو مطلع کرتے ہیں کہ یہ محض غلط اور افترا ہے۔ حضرت اقدس نے نہ تو براہین احمدیہ میں کوئی دعوے نبی آخرالزمان ہونیکا درج کیا ہے اور نہ بعد کی کسی تصنیف میں بلکہ وہ ایسا دعوے کرنیوالے کو بدترین خلایق میں سے سمجھتے ہیں اور سید و مولےٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اپنے آرام و آسائش اپنی جان اور مال کو اس راہ میں قربان کر رہے ہیں اور ہر وقت اس فکر میں ہیں کہ اس سید المعصومین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت روز روشن کی طرح دنیا پر ظاہر کریں۔ اور مقدس مذہب اسلام کی روحانیت سے دین کو بہتر اور مستفیض کریں اس غرض کے لئے آپ نے ابتدا ہی میں براہین احمدیہ تالیف کر کے تمام دنیا کے مذاہب کو چیلنج کیا۔ اور ساتھ ہی دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار دیکر مخالفین کو متنبہ کیا کہ جو شخص میرے ان دلائل کو جو قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور صداقت پر مشتمل ہیں توڑ کر دکھلائیگا۔ وہ دس ہزار روپیہ کے انعام کا مستحق ہوگا بلکہ تمام دنیا نے سکوت اختیار کر کے اسلام کی صداقت پر مہر کر دی۔ براہین احمدیہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے ہمارے علما میں خاص قبولیت حاصل کی تھی۔ اور پنجاب کے ایک نامور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اسپر ریویو کیا تھا۔ اور مدت دراز تک اپنی اشاعۃ السنہ میں حضرت اقدس کو مجدد اور امام تسلیم کرتے رہے بلکہ افسوس کہ مولویصاحب موصوف کو تعصب نے نہ چھوڑا + اور اس گرداب میں ایسے پھنسے کہ مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے اور سالہا سال تک حضرت اقدس کے اقوال اور افعال کی بیجا تردید کر کے اپنی اشاعۃ السنہ کے اوراق کو سیاہ کرتے رہے کوئی حیلہ و تدبیر نہ تھی۔ جو مولویصاحب نے اٹھا نہ رکھی ہو۔ لیکن کچھ معلوم ہے کہ آخر کیا ہوا؟ اور مولوی صاحب کی حالت کہاں تک پہونچی +

ان کی دیکھا دیکھی اور بہت سے مخالف پیدا ہو گئے۔ ملا محمد بخش جعفر زٹلی لاہوری اور ابو اسحاق محمد دین امرتسری نے مخش اور گندے اشتہارات شائع کرنیکا ٹھیکہ ہی لے لیا۔ جسکو کوئی شریف طبع ایک کان سننا بھی گوارا نہ کریگا + ایڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ نے بھی حضرت اقدس کی تردید کرنے میں اپنا تمام علم اور طاقت کو خرچ کر دیا۔ علی ہذالقیاس کسی ایک مخالف نے بھی کوئی دقیقۂ مخالفت کا فروگذاشت نہ کیا۔ تمام علم تمام تدبیریں اور تمام کوششیں خرچ کر دیں مگر اے منصفین آپ ہی بتا دیں کہ اس سب کارروائی کا کیا نتیجہ ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جسقدر مخالفت ہوئی اسیقدر خدا کے پاک وعدہ کے مطابق جو اس نے آج سے ۲۲ سال پہلے اپنے ماموں سے کیا تھا۔ ترقی کی۔ اور کیوں نہ ہوتی! ۔ اس خدا کے پاک و قدوس کے وعدوں میں ہرگز تخلف نہیں۔ حاسد اگر کوشش کرتے کرتے مر بھی جائیں تو یہ ترقی کبھی رکنے والی نہیں اور پاک وعدے کبھی ٹلنے والے نہیں۔ کیونکہ ؎

کبھی رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

پس ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے معزز نامہ نگار از آئندہ اس قسم کی تحریکات سے باز رہیں گے + اور تعصب کے گرداب سے نکلکر نیک نیتی سے چشم انصاف وا کر کے حق کے متلاشی اور جویاں ہونگے + والسلام۔

آپ کا خیر خواہ خاکسار محمد شفیع منیجر ٹریڈنگ کمپنی امرتسر۔ کٹڑہ جیل سنگھ - ۲۶ جون ۱۹۰۳ء

حضرت امام الملت حجت اللہ کی مکتوبات حضرت حکیم الامت کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

عنایت نامہ پہنچا۔ اس عاجز نے جو آپکی طرف لکھا تھا وہ صرف دوستانہ طور پر بعض اسرار الہامیہ پر مطلع کرنے کی غرض سے لکھا گیا تھا۔ کیونکہ اس عاجز کی یہ عادت ہے کہ اپنے احباب کو ان کی قوت ایمانی بڑھانے کی غرض سے کچھ کچھ امور غیبیہ بتلا دیتا ہے اور اصل حال اس عاجز کا یہ ہے کہ جب سے اس تیسرے نکاح کے لئے اشارہ غیبی ہوا ہے۔ تب سے خود طبیعت متفکر و متردد ہے اور حکم الٰہی سے گریز کی جگہ نہیں مگر بالطبع طبیعت کارہ ہے اور ہر چند اول اول یہ چاہا کہ یہ امر غیبی موقوف رہے لیکن متواتر الہامات و کشوف اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ یہ تقدیر مبرم ہے۔ بہر حال عاجز نے یہ عہد کر لیا ہے کہ کیسا ہی موقعہ پیش آوے جب تک اللہ تعالےٰ کیطرف سے صریح حکم سے اسکے لئے مجبور نہ کیا جاؤں تب تک کنارہ کش رہوں کیونکہ تعدد ازدواج کے بوجھ اور مکروہات از حد زیادہ ہیں اور اس میں خرابیاں بہت ہیں۔ اور وہی لوگ ان خرابیوں سے بچے رہتے ہیں جنکو اللہ جلشانہ اپنے ارادہ خاص سے اور اپنی کسی خاص مصلحت سے اور اپنے خاص اعلام و الہام سے اس بارگران کے اٹھانے کے لئے مامور کرتا ہے تب اس میں بجائے مکروہات کے سراسر برکات ہوتے ہیں آپ کے نوکری چھوڑنے سے بظاہر دل کو رنج ہے مگر آپ نے کوئی مصلحت سوچ لی ہوگی۔ والسلام باقی خیریت ہے +

خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔ ۲۰ جون ۱۸۸۶ء

توبہ نامہ

میں بذریعہ توبہ نامہ ہذا اس امر کو اخبار البدر میں شائع کرتا ہوں کہ میں نے ایک سخت غلطی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے غلطی سے مرزا امام الدین کا جو کہ ۶ - جولائی کو فوت ہوا ہے اور جس نے اپنی کتابوں میں ارتداد کیا ہے جنازہ پڑھا اس لئے میں اب اپنی غلطی کا اعتراف کر کے عام طور سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھ سے یہ کام کفر کا ہوا ہے جو میں نے اسکا جنازہ پڑھا۔ پس میں بذریعہ اشتہار ہذا یہ توبہ نامہ شائع کرتا ہوں اور ظاہر کرتا ہوں کہ میں امام الدین اور نیز ان لوگوں سے بیزار ہوں جو اسکے جنازہ میں شامل ہوئے اور بالآخر میں دعا جنازہ واپس لیتا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ سے اپنے اس گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں۔ خاکسار محمد عیشاہ قادیانی ۸ جولائی ۱۹۰۳ء

قابل توجہ ناظرین الحکم

شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم مقدمہ کی پیروی کیلئے اپنے ہیڈ کوارٹر قادیان سے ان دنوں باہر ہیں اسلئے ہم امید کرتے ہیں کہ ناظرین الحکم انکے اخبار کی اشاعت میں [illegible] اور بے ترتیبی [illegible] ملول خاطر نہ ہونگے کیونکہ یہ مقدمات اب ایک قومی رنگ رکھتے ہیں جنکی نسبت حضرت اقدس کو الہام بھی ہوچکا ہے اور اسی دینی اور قومی خدمت کے سرانجام دینے میں مصروف ہونے کی وجہ سے شیخصاحب معذرت کے مستحق ہیں +

درس قرآن شریف

جزو ۵ - رکوع ۹

گذشتہ اشاعت سے آگے

کو سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۴ صفحہ ۱۸۹

اور ان کی ایمانی طاقت بالکل مردہ ہوجاتی ہے نہ وہ کانون سے سچون کی باتین سنتے ہین نہ زمانہ اور لوگون کی حالت پر نظر ڈالتے ہین نہ کتاب الہی کا مطالعہ کرتے ہین اس واسطے سننے دیکھنے اور سوچنے وغیرہ کی تمام طاقتین چھین لی جاتی ہین اور ان پر اللہ تعالے کی مہر لگ جاتی ہے یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ مین آجاتی ہے کہ جس عضو سے کام نہ لیا جاوے آخر کار وہ بالکل نکما ہوجاتا ہے یہی مثال ایمانی قوتون کی ہے لیکن اگر قوت کی کمزوری یا مردہ ہونے کے بعد انسان استغفار کرے اور توبہ سے کام لیوے تو اللہ تعالے اس طاقت کو پھر زندہ کردیتا ہے چونکہ کافر نہ دلائل کو سن سکتا ہے اور نہ یہ دیکھتا ہے کہ عمدہ لوگ کدھر جا رہے ہین اسواسطے اس کی آنکھون پر پردہ ڈالدیا جاتا ہے - نبی کریم ان کمزور ایمان والون کی چشم پوشی کرتے تھے اسکا بیان اس رکوع مین ہے +

بے ایمانی آدمی کے اپنے ہاتھون کی کرتوت ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے انسان بہت سی مفید باتون سے محروم ہوجاتا ہے جن باتون سے خدا ناراض ہوتا ہے انکے کرنے سے ایمان کی توفیق نہین ملاکرتی اور حق سے محروم رہ جاتا ہے - قاعدہ ہے کہ ایک گناہ دوسرے گناہ کو بلاتا ہے - بدنظری ایک چھوٹا گناہ ہے لیکن اسکا انجام زنا ہے - اب خدا تعالے آگے آیت مین شقاق وغیرہ امراض کا علاج بتلاتا ہے +

ودّوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سواءً فلا تتخذوا منہم اولیاء حتی یہاجروا فی سبیل اللہ فان تولّوا فخذوہم واقتلوہم حیث وجدتموہم ولا تتخذوا منہم ولیاً ولا نصیرا +

وہ چاہتے ہین کہ تم بھی کافر ہوجاؤ جس طرح وہ کافر ہوگئے پس تم اور وہ برابر ہوجاؤ - پس نہ بناؤ انمین سے پیارے یہانتک کہ وہ ہجرت کرین اللہ کی راہ مین - پس اگر وہ الٹی چال اختیار کرین تو پکڑو انکو اور قتل کرو اور نہ بناؤ ان مین سے پیارے اور مددگار -

یہان اللہ تعالے نے نفاق کی دوا بتلائی یعنے جب منافق اللہ تعالے کی راہ مین ان تمام باتون کو جو اول کرتا تھا چھوڑ دے تو اسکو دوست بناؤ اب اسکا پہلا گناہ معاف ہوگیا جسطرح ہر مرض کی دوا ہوتی ہے اسی طرح گناہ کی معافی کے واسطے ہجرت - توبہ اور استغفار دوا ہے - یہان بتلایا ہے کہ نفاق آدمی کی عقل کو اولٹا کردیتا ہے پس خدا نے جو سیدھی راہ بتلائی ہے جو اس سے اولٹا چلتا ہے اوسکے واسطے تم کوئی نئی سیدھی راہ نہین بنا سکتے +

رد شیعہ اس آیت سے شیعون پر بڑی زد پڑتی ہے جس کا جواب ان سے بن نہین پڑتا کیونکہ خدا تو حکم دیتا ہے کہ منافقون کو دوست اور مددگار نہ بناؤ لیکن بقول شیعہ باوجود اسکے کہ ابوبکرؓ منافق تھے پھر آنحضرت صلعم ان سے پیار کرتے اور اپنے کامون مین مدد لیتے اور کبھی ان سے جدا نہ ہوتے تھے گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی عمل (بقول شیعہ) قرآن کریم پر نہ تھا +

الا الذین یصلون الی قوم بینکم وبینہم میثاق او جاءوکم حصرت صدورہم ان یقاتلوکم او یقاتلوا قومہم ولو شاء اللہ لسلطہم علیکم فلقاتلوکم فان اعتزلوکم فلم یقاتلوکم والقوا الیکم السلم فما جعل اللہ لکم علیہم سبیلا +

مگر ایسے لوگون کو تم قتل نہ کرو جو ایسی قوم کے ہین جسکے ساتھ تمہارا عہد ہے یا آتے ہین تمہارے پاس اور انکے دل اس بات سے رکتے ہین کہ تمسے لڑین یا اپنی قوم سے لڑین اور اگر اللہ چاہتا تو انکو تم پر تسلط دیتا اور وہ تمسے لڑتے - پس اگر وہ تم سے کنارہ کش رہین اور نہ لڑین اور تم سے صلح چاہین تو ایسے لوگون پر تم کو ہرگز دست درازی نہ کرنی چاہئے +

جزو ۵ - رکوع ۵ *

الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یؤمنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ہؤلاء اہدی من الذین آمنوا سبیلا +

کیا تو نے نہین دیکھا ان لوگون کو جنکو کتاب سے حصہ دیا گیا بت پرستی کرتے ہین اور ایسے لوگون کی باتون کو مانتے ہین جو اللہ کی حدبندیون سے نکل گئے اور کافرون کے حق مین کہتے ہین کہ یہ لوگ زیادہ سیدھے راستہ پر ہین مسلمانون سے

جب آدمی دوسرے کو اپنے سے علم و فضل اور وجاہت مین بڑھا ہوا دیکھتا ہے تو اس کی جبلت مین یہ بات پڑی ہوئی ہے کہ اس کی فرمانبرداری کرے - اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تین معزز قومین تھین جن کی طرف اکثر لوگ رجوع کرتے تھے - ایک فارسیون کی قوم تھی وہ بڑا قومی اور نسلی جلال رکھتے تھے - ان مین بڑے بڑے بادشاہ اور بہادر آدمی گذرے تھے - مثلاً نوشیروان - رستم وغیرہ - ان ایرانیون کا ملک مین بڑا رعب وداب تھا کیونکہ ان کی سلطنت کا بڑا لمبا زمانہ تھا - دوسری قوم رومیون کی تھی - ان مین بڑے بڑے دانا اور قانون بنانے والے پیدا ہوئے جیسے افلاطون وغیرہ چنانچہ انگریز بھی ابھی تک انہی کے قانون پر چلتے ہین - تیسری بلحاظ کتب سماویہ کے یہودی لوگ تھے ان مین بہت سے پیغمبر ہوئے اور پیغمبری انہون نے اپنی وراثت مین سمجھی ہوئی تھی - ان مین بڑے بڑے عالم اور فاضل ہوتے تھے مدینہ منورہ مین ان کی یونیورسٹی تھی اسوقت عیسائیون مین بھی بڑے بڑے رہبان اور ربی ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایرانیون سے پوچھتے تھے بلکہ بعض اسفندیار وغیرہ کے قصے لاکر مکے مین پڑھا کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ جیسے قرآن مین عجیب عجیب باتین ہین اسی طرح ان قصون مین بھی عجیب عجیب باتین ہین اور جو متمدن لوگ تھے وہ روما والون سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت سوال کرتے تھے - کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمدن مین بھی بڑی ہوشیاری ظاہر کی تھی - مدینے کے عیسائیون کا روما والون سے بڑا تعلق تھا - اور مدینہ کے عیسائیون کا لارڈ پادری اکثر ان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت بد مشورے کیا کرتا تھا چنانچہ وہ ان مشورون مین ناکام ہوکر ادھر ہی مرگیا - یہودیون سے یہ لوگ پوچھا کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین انبیاؤن کے نشان ہین یا نہین اسی طرح خیبر کے لوگ کافرون کے پیرو تھے اور کہتے تھے کہ مسلمانون سے تو رومی ایرانی یہودی ہی اچھے ہین + (باقی آئندہ)

* چونکہ ایڈیٹر ایک ضرورت کیلئے باہر تھا اسلئے ترتیب ملحوظ نہین رہی—

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۴ مطبوعہ
۳ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸۸ کالم ۳

اصل میں کسی مریض کو صحت بخشنا دکھیا کا دکھ درد دور کرنا حاجتمند کی حاجت روائی کرنی اور بھولے ہوئے کو راستہ بتلانا اور خاص و عام خلق اللہ کو نفع پہونچانا بہت ہی بڑی دولت ہے اسی صحت نیت کو مد نظر رکھکر اکثر اکابر دین لوگوں کو یہ علم بتلاتے رہے ہیں۔ توجہ کے معنے اصل میں خیالات کو ہر طرف سے ہٹا کر ایک طرف باندھنا کہ اس ایک خیال کے ہوتے ہوئے دوسرا خیال پاس نہ پھٹکے شرعی عبادات جسقدر ہیں انکی بھی جزو اعظم یہی ہے کہ جب خدا تعالےٰ کی حضوری میں نماز ادا کرتا ہو یا دعا مانگتا ہو یا اور کوئی عمل بجا لاتا ہو تو بجز رضائے خدا کے اور کوئی خیال اسکے دل اور دماغ میں نہ ہو۔ اسی بات کی تحصیل کیواسطے سلف کے لوگ بڑی بڑی ریاضتیں اور محنت شاقہ کرتے رہے اور اب یہ سب باتیں خدا تعالےٰ اپنی صفت رحمانیت سے بہ برکت حضرت امامنا المسیح موعود بلاان ریاضتوں اور محنتوں کے صرف آپ کی اطاعت اور مجلس میں بیٹھنے سے لوگوں کو عطا کر رہا ہے +

احمدی جماعت میں اس علم توجہ کے بڑے ماہر منشی احمد جان صاحب صوفی جو کہ اصل دہلی کے رہنے والے تھے اور پھر لدھیانہ میں سکونت پذیر رہے گذرے ہیں وہ اس علم کے ذریعہ سے بیماروں کا علاج کرتے تھے۔ انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ نمبر میں ہم انکے بعض عملیات کے نتائج کا ذکر کرینگے کہ کس طرح بے دوا و دارو بعض مریض ان سے اچھے ہوتے رہے +

(باقی آئندہ)

فوٹو

حضرت اقدس امام الزمان علیہ السلام کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جس میں آپ کا نام بھی جلی اور خوش نما خط سے لکھا ہوا ہے دفتر البدر سے عہ کو ملتی ہے۔

اسم اعظم ۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی الہامی دعا۔ قیمت ۱ر البدر سے طلب کرو

قطعہ تاریخ افتتاح کالج

طبعزاد محمد نواب خانصاحب ثاقب مالیرکوٹلوی

مرا زیبد بہ تن بالم کہ این دم | دم عیسے ہمے بخشد مرا جان
جناب میرزا احمد کہ آمد | مسیحائے زمان مہدیٔ دوران
بنام ایزد مسیح زندگی بخش | کہ بخشد در دمے صد مردہ را جان
زمانہ مردہ بُد در تن او | باذن اللہ دمیدہ روح ایمان
دم او می کُشد مر کافران را | بہ تیغ دلائل می کشد شان
بحمد اللہ کز یمن دعایش | بنائے کار کالج شد بسامان
ہمی شنوی بقصری درس انگلش | ہمی بینی بیانے درس قرآن
سر این درس گاہ شیر علی ہست | پئے روباہ بازان شیر غرّان
محمد صادق مفتی است دیگر | کہ صدقت از جبین او نمایان
پروفیسر محمد ہم علی ہست | زایم اے افسرے بر سر فروزان
جوانے خوش روئے چون سرو آزاد | بہ تعلیمش بنا زیدائے جوانان
جناب مولوی عبد الکریم است | کرم فرمائے جملہ او ستادان
نگیرد حبّۂ از سیم در دست | کہ دست فیض او آمد زر افشان
زنور دین احمد طالبان را | سرہ شمع حکمت نور عرفان
محمد ہم علی خان معظم | شدش از زر و جان دل نگہبان
الٰہی این نگہبان را نگہدار | ز چشم زخم دور چرخ گردان
خدا این تو نہالان چمن را | بر شیرین دہا داز لطف یزدان
ہزاران حمد آن بیچون سرایند | بدل دارند ورد شکر یزدان
کہ ما بودیم کشت مردہ وارے | بوقت آمد ز فیضان تو باران
فرود آمد مسیحا ز آسمانہا | نوے بخشید مان از آب قرآن

بسال افتتاح کالج ماثو
ندا آمد بہ ثاقب فیض قرقان
۱۳۲۱

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

نظم

طبعزاد میاں نبی بخش صاحب کلرک میگزین آفس

اے خدا اے خالق ارض و سما | ذرہ ذرہ بر وجودت رہنما

تو وحیدی وحدت از کثرت عیان
از ہمہ بالاتری والاتری
از مجرد عقل یا تو کے رسیم
تا نیارد لطف تو مارا کشان
تا نہ از تو مر عیان گردد ہمے
عقل ہا بے فضل تو گردد خراب
فضل تو ہر علم را سرچشمہ کو
تو علیمی بے نہایت علم تو
جرمہا بینی و پوشی اے غفور
حسن و احسان کردہ بجود جان ما
عشق تو سرمست کردہ ہر سرے
حسن خوبان پرتوے ز حسن تو
عندلیبان نغمہ زن در گلستان
جملہ مرغان چمن در یا ہو ہو
پاسبان خلق بس کافی توئی
بہر ذات تست او صافِ کمال
بر دلم آمد ز عصیان صد حجاب
بر وجودم گر شود ہر مو زبان
پس نتانم شکر نعمت را بجا
مصطفےٰ را پیش تو آرم شفیع
در پناہ احمد آخر زمان کو
بر درش استادہ ام زار و نزار
خویشتن را در رہش بفروختم
سجدہ گاہم آستانش ساختم
کن دعاہائے مرا یا رب قبول
نور ایمان در دل و جانم فگن
خالصم کن از برائے دین خود بشر
ہر چہ مومن را کنی یا رب عطا
حسنۃً فی دین و دنیا آتنا
بخش توفیقم ز بہر کار نیک
جملہ فرزندان من اے کردگار
تا بحق این سلسلہ یابد قیام
لاتموتن والا مسلمون کو
از تو خواہم اے خداوند کریم
از تو خواہم جنت و خلد نعیم
از تو خواہم اے خدا رزق وسیع
دور دار از خاطر من فکر دین
رب زدنی علم و ایمان یقین
از کرم کن دستگیری اے کریم
در دم آخر ز لطفت اے خدا
اندران دم کز جہان بیرون روم
زیرکان فہمند و مرد نکتہ دان
در خیال و عقل ما و علے تری
در گلستان ارم بر کے خوریم
کے بمنزل مے رسیم اے مہربان
کے بہ تو این قلب تیرہ را ہے
عقل ما با فضل تو صد فتحیاب
ہر گل و گلشن ز تو شد رستہ
تو حلیمی بے نہایت حلم تو
بر گناہم بس صبوری اے صبور
جان ما قربان بر آن حاجت روا
ہر سرے افتادہ در شور و شرے
شور در ستان فگندہ چار سو
قمریان افتادہ در شور و فغان
محو گشتہ نالۂ حق سرہو کو
درد ما جملہ را شافی توئی کو
واقفی از سر من و ز قال حال
دین حجب را دور مے گردان شتاب
ہر زبانم در شکر و تسبیح خوان
بے حساب آلائے تست اے کبریا
نفس و شیطان مرا گردان مطیع
خویش را آوردہ ام فریاد خوان
تا بیابم از حوادث ما قرار
آتش عشقش بدل افروختم
جان و دل راہم بدستش باختم
رحمتے کن از فلک بر من نزول
پرتوے از علم حقانی بزن کو
تا شود ایمان من از بیش بیش
آن ہمہ از لطف خود بخشی مرا
قرۃ عینا بکن از وا جنا کو
تا بماند بعد من آثار نیک
بہر دین احمدی کن جان نثار
کار شان خدمات دین باشد مدام
کن نصیبم اے خدائے بیچگون
دولت ایمان و راہ مستقیم
می پناہم از تو از نار جحیم
کس پناہم نیست جز تو اے سمیع
ربنا اغفر لنا و لوالدین کو
تا شوم داخل بحزب صالحین
رحم فرما اے خداوند رحیم
رحلتم فرما بہ ایمان زین سرا
مے چکان شہد تشہد بر لبم

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۸۶۴	مراد بخش ولد مہتاب الدین	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
۸۶۵	چوہر ولد فتح الدین	مانگٹ	〃
۸۶۶	حیات ولد چوہڑ	〃	〃
۸۶۷	حسن بی بی دختر چوہڑ	〃	〃
۸۶۸	محمد بی بی زوجہ چوہڑ	〃	〃
۸۶۹	روشن ولد عمر بخش	〃	〃
۸۷۰	محمد دین ولد سوداگر	〃	〃
۸۷۱	نظام الدین ولد حسن	〃	〃
۸۷۲	ناتھا ولد کالو	〃	〃
۸۷۳	لدہا ولد ناتھا	〃	〃
۸۷۴	رحمان ولد 〃	〃	〃
۸۷۵	احمدیار ولد 〃	〃	〃
۸۷۶	رحمت بی بی 〃	〃	〃
۸۷۷	سید بی بی زوجہ ناتھا	〃	〃
۸۷۸	بھاگن زوجہ رحمان	〃	〃
۸۷۹	لکھن ولد کالو	〃	〃
۸۸۰	احمد یار ولد جلال	〃	〃
۸۸۱	حکیم گلاب الدین	محلانوالہ	امرتسر
۸۸۲	کرم بخش ولد منڈا	جامانوالی	سیالکوٹ
۸۸۳	خدا بخش ولد محمد یار	〃	〃
۸۸۴	محمد بی بی ولد حاکم	〃	〃
۸۸۵	حسام الدین	کٹرہ جیل سنگھ	امرتسر
۸۸۶	عصمت بی بی ہمشیرہ چوہدری سلطان بخش	بہیسہ	ہوشیارپور
۸۸۷	جمال الدین	پسرور	سیالکوٹ
۸۸۸	سلطان احمد ولد نتھے خان	گھوڑی دانا	ہوشیارپور
۸۸۹	محمدا ولد اللہ جوایا	کولوتارڑ	گوجرانوالہ
۸۹۰	امام الدین ولد عالم	〃	〃
۸۹۱	احمد دین ولد کریم بخش	〃	〃
۸۹۲	فتح دین ولد کرم الدین	دیال گڑھ	گورداسپور
۸۹۳	عبدالرحمن ولد حاکم دین	تہہ غلام نبی	〃
۸۹۴	عبدالستار ولد عبدالرسول	〃	〃
۸۹۵	جمال ولد چراغ	قلعہ لال سنگھ	
۸۹۶	دین محمد ولد ساون	〃	
۸۹۷	چراغ	دھوں	گجرات
۸۹۸	شیخ قطب الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر	پٹیالہ	پٹیالہ

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۸۹۹	شیر شاہ ولد پیر شاہ	کلر سیداں	راولپنڈی
۹۰۰	محمد دین ولد جمال الدین	قلعہ سوبھا سنگھ	
۹۰۱	رکن الدین ولد حسن الدین		
۹۰۲	فقیر محمد ولد علی بخش	پٹی	لاہور
۹۰۳	محمد بخش ولد مولوی اللہ یار		
۹۰۴	سردار ولد حسین بخش		گورداسپور
۹۰۵	مولوی فضل کریم صاحب	قلعہ سوبھا سنگھ	
۹۰۶	چوہدری عبداللہ خان	داتہ زید کا	
۹۰۷	چوہدری پیر محمد ولد نعمت	قلعہ سوبھا سنگھ	
۹۰۸	گامو ولد خدا بخش	دریا	امرتسر
۹۰۹	اللہ بخش ولد مولا بخش	لاہور	لاہور
۹۱۰	باقر یار	سہا چوہدریکا	راولپنڈی
۹۱۱	شوق محمد ولد رائے غلام نبی	جالندھر	جالندھر
۹۱۲	مولا بخش	سنوکی	
۹۱۳	میاں محمد فضل	چنڈ شنگماں	راولپنڈی
۹۱۴	گنج بخش صاحب	کوٹ ختیاں	سیالکوٹ
۹۱۵	محمد قاسم ولد کرم الدین	گوبلیکی	گجرات
۹۱۶	میران بخش زرگر	لاہور	لاہور
۹۱۷	نبی بخش	〃	〃
۹۱۸	علی بخش ولد فضل بیگ	منکا	گورداسپور
۹۱۹	دختر علی بخش	〃	〃
۹۲۰	فرزند علی بخش	〃	〃
۹۲۱	زوجہ علی بخش	〃	〃
۹۲۲	نتھو ولد لیکھڑ	بہاگورایہ	جالندھر
۹۲۳	مولا بخش ولد نتھو	〃	〃
۹۲۴	نظام الدین 〃	〃	〃
۹۲۵	روم دین 〃	〃	〃
۹۲۶	داد	سیدوالا	منٹگمری
۹۲۷	محمد قائم ولد داد	〃	〃
۹۲۸	عبداللہ 〃	〃	〃
۹۲۹	حسن بی بی زوجہ داد	〃	〃
۹۳۰	مریم زوجہ محمد	〃	〃
۹۳۱	یوسف ولد محمد	〃	〃
۹۳۲	عبدالرحمن ولد احمد	〃	〃
۹۳۳	بیگماں	〃	〃
۹۳۴	اسمٰعیل ولد عظیم	〃	〃
۹۳۵	نور بھری ولد داد	〃	〃

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۹۳۶	فتح بی بی دختر داد	سیدوالا	منٹگمری
۹۳۷	ایمنہ بی بی دختر 〃	〃	〃
۹۳۸	رحمن	〃	〃
۹۳۹	زوجہ رمضان	〃	〃
۹۴۰	مریم	〃	〃
۹۴۱	سائرہ	〃	〃
۹۴۲	عبدالرحمن	〃	〃
۹۴۳	حلیم	〃	〃
۹۴۴	اسحاق	〃	〃
۹۴۵	بڈہائی	〃	〃
۹۴۶	گل محمد	〃	〃
۹۴۷	عبداللہ	〃	〃
۹۴۸	غلام احمد	〃	〃
۹۴۹	مراد بی بی	〃	〃
۹۵۰	ابراہیم ولد جیون	〃	〃
۹۵۱	حسین ولد نادر	〃	〃
۹۵۲	مولوی عبداللہ صاحب واعظ	چک لوہٹ	لدھیانہ
۹۵۳	نواب ولد علی بخش	اٹھوال	گورداسپور
۹۵۴	نواب ولد علی گوہر	〃	〃
۹۵۵	دین	〃	〃
۹۵۶	فضل ولد ماہی	〃	〃
۹۵۷	اللہ بخش ولد تابا	〃	〃
۹۵۸	محمد علی ولد جھنڈا	بیرم پور	ہوشیارپور
۹۵۹	بوٹا ولد اللہ دتا	گکھڑی گھناں	سیالکوٹ
۹۶۰	یعقوب خان	دھرمسال	
۹۶۱	فتح دین	چھوکرہ خورد	گجرات
۹۶۲	شاہ محمد ولد فتح دین	〃	〃
۹۶۳	عبدالغنی 〃	〃	〃
۹۶۴	محمد بی بی	〃	〃
۹۶۵	جنت بی بی	〃	〃
۹۶۶	عبدالکریم	〃	〃

حضرت مسیح موعودؑ کیطرف سے اشتہار

ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا ہر سہ ماہی چندہ لنگر خانے کا روانہ کرتا رہے ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اسکا نام بیعت کنندوں سے خارج ہو جاوے گا۔

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر چھپکر شائع ہوا ۔